

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز جمعہ المبارک مورخہ 15 دسمبر 2017ء بمطابق

26 ربیع الاول 1439 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

فَإِذَا جَاءَتِ الطَّلَامَةُ الْكُبْرَىٰ ۝ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْإِنْسَانُ مَا سَعَىٰ ۝ وَبُرَزَتِ الْحَجِيمُ ۝ لِمَنْ يَرَىٰ ۝ فَأَمَّا مَنْ
طَغَىٰ ۝ وَءَاتَىٰ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۝ فَإِنَّ الْحَجِيمَ هِيَ الْمَأْوَىٰ ۝ وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ
الْهَوَىٰ ۝ فَإِنَّ الْحَيَاةَ هِيَ الْمَأْوَىٰ۔

(ترجمہ)۔ توجہ بڑی آفت آئے گی۔ اس دن انسان اپنے کاموں کو یاد کرے گا۔ اور دوزخ دیکھنے والے کے
سامنے نکال کر رکھ دی جائے گی۔ توجہ نے سرکشی کی۔ اور دنیا کی زندگی کو مقدم سمجھا۔ اس کا ٹھکانہ دوزخ
ہے۔ اور جو اپنے پروردگار کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا اور جی کو خواہشوں سے روکتا رہا۔ اس کا ٹھکانہ
بہشت ہے۔ وَأَخِرُ الدَّعْوَانَا أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ جی، جی پلیز آپ، آپ تھوڑا بیٹھ جائیں، اس کے بعد میں آپ کو موقع دوں گا۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر! یہ آئٹم نمبر دس انتہائی اہم ہے، اگر اس کو پہلے لے لیا جائے۔

جناب سپیکر: میں بالکل اس کو پہلے لیتا ہوں، ایجنڈے پر ہے، ٹھیک ہے جی، Item No 10. Honourable Minister for Elementary and Secondary Education, Mr. Atif Khan please.

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): کوم خائے دے ہغہ خود دومرہ ڊیر قہرید لے دے، سپیکر صاحب! لبر غونڈی تائم بہ را کڑی، ڊیر پہ تودہ کنبی یم۔

جناب سپیکر: جی، جی۔ امتیاز شاہد صاحب۔

مسودہ قانون بابت محکمہ ابتدائی و ثانوی تعلیم کے ملازمین کی مستقل ملازمت مجریہ

2017 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Mr. Speaker Sir! I on behalf of the honourable Minister for Elementary and Secondary Education introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of the Elementary and Secondary Education Department (Appointment and Regularization of Service) Bill, 2017, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced. Item No. 11 and 12: Honourable Minister for Elementary and Secondary Education.

مسودہ قانون بابت محکمہ ابتدائی و ثانوی تعلیم کے ملازمین کی مستقل ملازمت مجریہ

2017 کا زیر غور لایا جانا

Minister for Law: Mr. Speaker Sir! I, on behalf of the honourable Minister for Elementary and Secondary Education, move that the Khyber Pakhtunkhwa Employee of the Elementary and Secondary Education Department (Appointment and Regularization of Service...

جناب سپیکر: دے وائی بیا تا سوتہ وایم کنہ۔ دے خبرہ خلاصہ کری کنہ۔

Minister for Law: Bill 2017 may be taken into consideration at once.

جناب سپیکر: جی سردار حسین صاحب،! کچھ بات کرنا چاہتے ہیں؟ سردار حسین صاحب۔ اس کے بعد میں آپ کو موقع دوں گا۔ سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: مہربانی، شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب! چونکہ امنڈمنٹ کا موقع نہیں ملا تھا تو، منسٹر صاحب بھی یہاں پر بیٹھے ہیں، میں ریکویسٹ کروں گا، ہاؤس کے جتنے بھی ہمارے کو لیگز ہیں، ممبران ہیں ان سے بھی میں ریکویسٹ کروں گا کہ یہ جو این ٹی ایس کے جو ٹیچرز ہیں، ان کی Length of service اتنی نہیں ہے، دو سال ہے، تین سال ہے، چھ مہینے ہیں، آٹھ مہینے ہیں تو میں سارے ہاؤس سے بھی ریکویسٹ کروں گا کہ Date of appointment سے، پہلے تو میں منسٹر صاحب کا شکریہ بھی ادا کرتا ہوں کہ بڑی جدوجہد کے بعد این ٹی ایس ٹیچرز آج Regularize ہو رہے ہیں، میں مبارکباد بھی دے رہا ہوں اور ساتھ ساتھ میں ریکویسٹ بھی کرتا ہوں کہ Date of appointment سے اگر ان کی Regularization ہو جائے تو بڑی مہربانی ہوگی۔

جناب سپیکر: نلوٹھا صاحب، نلوٹھا صاحب، ایک منٹ، نلوٹھا صاحب، پھر بات کر لیں گے۔
سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب! میں سردار حسین بابک صاحب کی بات کی بھرپور تائید کرتا ہوں اس لئے کہ سپیکر صاحب جب ممبران اسمبلی کی تنخواہ بڑھائی گئی تھی تو وہ چھ مہینے پہلے کی تنخواہ بڑھائی تھی۔ اس لئے ان کا حق ہے کہ جب سے ان کی اپوائنٹمنٹ ہوئی ہے، اس وقت سے لیکر مطلب ہے ان کو ساری مراعات دی جائیں۔

جناب سپیکر: میڈم گلہت، میڈم گلہت، تھوڑا تھوڑا، دو دو منٹ سب کو دیتا ہوں تاکہ سارے۔
محترمہ گلہت اورکزئی: سپیکر صاحب! ہمیں تفصیلی اس کا موقع نہیں ملا تو میں بابک صاحب اور اورنگزیب نلوٹھا صاحب کی اس بات کی تائید کرتی ہوں کہ ان کو Date of appointment سے جو بھی ان کی مراعات ہیں، جو بھی ان کی تنخواہیں ہیں، اس تاریخ سے ملیں تو ان تمام لوگوں کو جو Facilitate کرنے جارہے ہیں آپ لوگ تو اس میں ایک اچھا قدم ہوگا۔ تھینک یو ویری مچ۔

جناب سپیکر: جی منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر صاحب! ایک بڑے عرصے کے بعد یہ ٹیچر صاحبان انتظار کر رہے تھے لیکن جیسے بابک صاحب نے کہا سر، ہم سارے اپوزیشن والے ان کو سپورٹ کرتے ہیں اور اپوائنٹمنٹ سے اگراں کو یہ مراعات دی جائیں تو میرے خیال میں۔۔۔

جناب سپیکر: عارف صاحب! کیا کہتے ہیں آپ؟ اس کے بعد آپ، بس صرف اس کے بعد آپ بات کر لیں جی۔ جی جی، عارف احمد زئی۔

جناب محمد عارف: یو امنڈمنٹ دیکھنی جی مونبرہ راوہی دے او زما بہ خواست وی چھی ڊیپارٹمنٹ بہ ان شاء اللہ Agree کری، ہغوی تہ بہ خواست کوم جی چھی دا Date of appointment نہ دوئی کوم سنیا رتی دہ، ہغہ دغہ شی۔

جناب سپیکر: جی مفتی صاحب، فضل غفور، مفتی فضل غفور۔

مولانا مفتی فضل غفور: ما دی حوالہ بانڈی امنڈمنٹ ور کرے دے، سیکرٹری صاحب سرہ شتہ دے جی۔

جناب سپیکر: بنہ۔

مولانا مفتی فضل غفور: نو ہم دغہ امنڈمنٹ دے۔۔۔

جناب سپیکر: ستا سو امنڈمنٹ یو دے کہ بیل بیل دے، ستا سو؟

جناب محمد عارف: جناب سپیکر صاحب! دا بیل بیل دے۔

جناب سپیکر: دا تا سو بہ ہم وائی او دے بہ ہم وائی او مفتی صاحب، پلیز۔

مولانا مفتی فضل غفور: شکریہ جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: مفتی فضل غفور صاحب۔

Maulana Mufti Fazal e Ghafoor: Ji,ji amendment clause 1

جناب سپیکر: اچھا، اس کو اس طرح کرتے ہیں کہ چونکہ یہ Consideration ہم موؤ کر لیں گے، اس کے بعد

آپ کی امنڈمنٹ لے لیں گے جی۔

مولانا مفتی فضل غفور: اوکے، جی۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، جی جی امتیاز شاہد صاحب، ہغہ موؤ کرے دے، بنہ۔ The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Employee of the

Elementary and Secondary Education Department (Appointment and Regularization of Services) Bill, 2017 may be taken into consideration at once. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Mufti Ghafoor Sahib and Arif Ahmad Zai please; number by number.

Maulana Mufti Fazal Ghafoor: thank you, janab Speaker. Amendment in clause 1. In clause 1 sub clause (3), after the word 'at once' the words 'and it shall be deemed to have taken effect from the date of the initial appointment of the employees' as referred to in clause (C) of sub clause (1) of section 2 of this Act.

جناب سپیکر: او کے، داسرہ شتہ دے جی، جی عارف صاحب، عارف احمد زئی۔

Mr. Muhammad Arif: I beg to move that in Clause 1, in sub clause (3) after the word 'at once' the words 'and it shall be deemed to have taken effect from the date of the initial appointment of the employees' as referred in Clause C of sub clause (1) of section 2 of this Act.

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب Agree کرتے ہیں۔ Minister sahib you agree?

Mr. Muhammad Atif (Minister for Elementary and Secondary Education): Agreed (Applause)....

Mr. Speaker: Agreed. The amendment moved by the honorable Members may be adopted. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill. Consideration Stage: Jee Mufti Fazal Ghafoor Sahib.

مولانا مفتی فضل غفور: یہ پہلے کی طرح کلاز 3 میں بھی اسی طرح کی ایک امینڈمنٹ ہے۔ Amendment in Clause 3: In clause 3, in sub clause (1) for the words "commencement of this Act" occurring in fourth line the words 'initial appointment' may be substituted.

Mr. Speaker: Arif Ahmad Zai.

Mr. Muhammad Arif: The same amendment that in clause 3 in sub clause (1), for the word 'commencement of this Act' occurring in fourth line the word 'initial appointment' may be substituted.

Mr. Speaker: Mr. Atif Khan.

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): جی د عارف احمد زئی دے خبرے سرہ

Agree کبیرم (شور)

جناب سپیکر: یہ گپ کر رہے ہیں، گپ کیلئے کیا ہے، Okay, They are enjoying just ,
The amendment moved by the honorable Members may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The amendment is adopted and stands part of the Bill (Applause) Consideration Stage: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 2, 4 and 5 of the Bill, therefore, the question before the House that clause 2, 4 and 5 may stand part of the Bill.? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 2, 4 and 5 stand part of the Bill. Preamble and long title also stands part of the Bill. Passage Stage, Minister Sahib please., Law Minister, Imtiaz Shahid.

مسودہ قانون بابت محکمہ ابتدائی و ثانوی تعلیم کے ملازمین کی مستقل ملازمت مجریہ

2017 کا پاس کیا جانا

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Mr. Speaker Sir! I on behalf of the honorable Minister for Elementary and Secondary Education move that the Khyber Pakhtunkhwa, Employee of Elementary and Secondary Education Department (Appointment and Regularization of Service) Bill, 2017 may be passed?

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Employees of the Elementary and Secondary Education Department (Appointment and Regularization of Services) Bill, 2017 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

(applause)

جناب سپیکر: میں اپنے ٹیچرز کو بھی مبارکباد دیتا ہوں اور خوش آمدید کہتا ہوں ادھر ان کو آنے پر۔

قاعدہ کا معطل کیا جانا

Mr. Speaker: Honourable Minister for Law please move your resolution. Is it the desire of the House that rules 124 may be relaxed under rule 240 to allow the honorable Member to move their resolution? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Please Imtiaz Shahid.

Minister for Law: Mr. Speaker Sir!

جناب سپیکر: نام، نام بتادیں۔

قرارداد

Minister for Law: Notice of Resolution, I hereby intend to move the following resolution in the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa in the current session of this assembly. Mr. Speaker Sir, this resolution is signed by Mr. Atif Khan, honorable Minister, Mehmood Jan, PTI, MPA Sahib, Habib ur Rehman, Minister Sahib, Nighat Orakzai Sahiba, Aneesazeeb Tahirkheli Sahiba, Sardar Hussain Babak Sahib, Mohammad Arif Sahib, Abdul Moneem Sahib. Resolution:

This assembly calls upon the federal government to take immediate steps for the merger of Federally Administered Tribal Area (FATA) into the Province of Khyber Pakhtunkhwa by bringing necessary constitutional amendments and such other enactment as required under popular demand of the people of FATA and Khyber Pakhtunkhwa. This Assembly also agrees upon bringing consequential territorial changes and altering its limits in view of such legislative instruments, as required under clause (4) of Article 239 of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan. Due to inclusion of FATA as defined in Article 246 (c) into the Khyber Pakhtunkhwa Province, this assembly is also of the opinion that further delay in the merger of FATA into Khyber Pakhtunkhwa is detrimental to the larger interest of the federation and common cause of the people of FATA and the Khyber Pakhtunkhwa.

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that resolution, moved by the honorable Member, may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

(Applause)

Mr. Speaker: Call Attention

محترمہ نگہت اور کزنئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی، میڈم نگہت اور کزنئی

محترمہ نگہت اور کزنئی: تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ آپ سے ریکویسٹ کی تھی پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کیلئے، یہ ایک اہم مسئلہ ہے جناب سپیکر کہ ہمارے خیبر پختونخوا میں عورتوں کے ساتھ جو سلوک ہوتا چلا جا رہا ہے اور اس میں یہاں پر ایک طریقے سے پولیس اور ڈاکٹروں اور میڈیکل اور گھر والوں کے بیانات میں تضاد آتا ہے اور اس پر میں حیران ہوں کہ Women Caucus اور Status of women اور جو ہماری انسانی حقوق کی تنظیمیں ہیں، وہ کہاں ہیں کہ نوشہرہ میں ایک لڑکی کو بیدردی سے قتل کر کے اور اس کے گلے پر چھری پھیر کے اور اس کو اس کے سسرال والوں نے ذبح کیا اور پھر، مجھے اس بات کا پتہ نہیں ہے کہ پولیس والے کہتے ہیں کہ یہ تو Murder نہیں ہے یہ خودکشی ہے جبکہ کے ایم سی والوں نے جو رپورٹ دی ہے تو اس میں یہ واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ یہ چونکہ گہرا گھاؤ ہے تو یہ خودکشی نہیں ہے، تو جناب سپیکر، اس پہ میں آپ کے توسط سے یہ درخواست کروں گی کہ اس میں پولیس نے ایک کمیٹی بنائی تھی لیکن ان کا بھی تجزیہ تھا لیکن ہم مطمئن نہیں ہیں، تو اس میں ایک ہائی کمیٹی بنائی جائے ایسے لوگوں کی جس میں کہ آئی ایس آئی، ایم آئی اور آئی بی بھی شامل ہوں پولیس کے ساتھ کیونکہ یہ بہت بڑا ایک نقصان ہمارے صوبے کو ہو رہا ہے، اسی طرح پی بی میں دو دن پہلے ایک لڑکی کو کنویں میں پھینک کر قتل کر دیا گیا تھا۔ ڈی آئی خان کے معاملے کو اگر آپ دیکھیں تو وہاں پہ لڑکی کے ساتھ جو سلوک ہوا اس میں بھی ہمارے تحفظات ہیں، اسی طرح جناب سپیکر صاحب، مشال قتل کیس میں بھی ابھی تک مرکزی ملزم نہیں پکڑا گیا، ڈی آئی خان کے معاملے میں بھی مرکزی ملزم نہیں پکڑا گیا تو جناب سپیکر صاحب، ہم آپ سے یہ درخواست کرتے

ہیں کہ یہ نوشہرہ والا کیس جو ہے اس پہ اگر آپ ایک کمیٹی ایسی بنادیں کہ جو باقاعدہ طور پر اس کی تشخیص کرے کہ یہ آیا Murder ہے یا جو یہ خود کشی ہے؟ کیونکہ ڈاکٹرز کے مطابق یہ Murder ہے اور اس کو سسرال والوں نے قتل کیا ہے جبکہ پولیس یہ کہتی ہے کہ یہ Murder نہیں ہے یہ خود کشی ہے، تو جناب سپیکر! تمام عورتیں اسی طرح ذبح ہوتی رہیں گی اور پولیس والے یہ کہتے رہیں گے کہ یہ خود کشی ہے، تو اس میں مہربانی کریں جناب سپیکر! یہ ایک بہت حساس قسم کا معاملہ ہے تو اس کو آپ کے توسط سے میں چاہتی ہوں کہ یہ حل ہو۔

Mr Speaker: Law Minister, please Law Minister please,

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): مسٹر سپیکر سر، Legally speaking Sir، مسٹر سپیکر، کہ جب ایک کیس رجسٹرڈ ہو جائے اور ایف آئی آر درج ہو جائے اس میں انوسٹی گیشن، جب ایجنسی انوسٹی گیشن شروع کر دیتی ہے تو میرے خیال میں This forum has got no jurisdiction کہ اس میں کوئی خدانخواستہ انوسٹی گیشن سٹیج پہ کوئی عمل دخل کر سکے، تو میری ریکوریٹ ہے میڈم سے کہ جہاں تک آپ کا کمیٹی کا بنانے کا تعلق ہے Valid question ہے لیکن Legal اس میں یہ Flaw ہے کہ خدانخواستہ جب وہاں پہ انوسٹی گیشن شروع ہے تو ہم یہ نہیں کر سکتے۔

محترمہ معراج ہمایون خان: جناب سپیکر، میں ایک وضاحت کروں گی۔

جناب سپیکر: جی، جی، نہیں جی، مفتی جانان صاحب اب میں ایک ریکوریٹ کروں گا چونکہ محمود جان صاحب کی کوئی Commitment ہے تو وہ میں لانا چاہتا ہوں ان کا جو کال اٹیشن ہے تو میں، جی مفتی جانان صاحب، جی مفتی جانان۔

مفتی سید جانان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب، سول اللہ ﷺ یو ارشاد مبارک دے "العجلت من عمل الشیطن" بے خائیه تیزی او ناسمجھی سرہ یو کار کول دا دشیطان یو عمل دے، دا دشیطان یو حرکت دے۔ جناب سپیکر صاحب، دلته اسمبلی کبھی تقریباً ڊیری سیاسی پارٹی ناستی دی جی او دا سیاسی پارٹی مرکز کبھی ہم ناستی دی او مونر سیاسی خلق نن سبا ڊیریو بد حالاتو نہ تیریرو او دا مونر پخپلہ باندی ہری پارٹی، زما پارٹی نہ اونیسہ تر ستاسو پارٹی پوری دا مونر خان تہ خپلہ دا حالات جوہری دی جناب

سپیکر صاحب، فالتا ضم کول نہ ضم کول، دا دیوے ورخے او دیوے شپے مسئلہ نہ دے، دا دعوامو یو مستقبل دے جناب سپیکر صاحب، او دغہ شان یو قرارداد راوړل او بیا بغیر د مشاورت په پاس کول جناب سپیکر صاحب، زہ دا وایم دا سیاسی خلق په تیرو کړو باندې بنییمانہ یو هغه اوسه پورې ځائے ته نه شی راوستلے کوم څه شوی دی۔ جناب سپیکر صاحب، د فالتا دعوامو فیصله کول په قراردادو باندې نه هغی د دغے ملک اوسیدنکی دی، هغه د دغہ ملک خلق دی، ستا ملک دے، تقریباً 2008 نه دغہ خونۍ لهر کبني د هغی خلقو خاندانو تباہ شوی دی، دهغوی مشورہ نه وی، دهغوی نه تپوس نه کیری او دلته مطلب دے دا په یو قرارداد باندې مونږ دضم کولو او د Merge کولو خبرې کوؤ جناب سپیکر صاحب! جمعیت علمائے اسلام زہ خپله قبائیلی یم، زما قبائلو سره تعلق دے، مونږ ددغہ شی باقاعدہ مخالفت کوؤ او دا به مو درخواست وی چې جمهوری خلق د دلیل خلق وی، جمهوری خلق یو په دلیل باندې یو بل پوهه وو که دغہ شان مطلب دا دے مونږ قراردادونه راوړو او دروغ د فالتا داتو داوو ایجنسو په قراردادونو باندې کوؤ، جناب سپیکر صاحب! دا کوم خلفشار ملک کبني پیدا دے دې، نه زیات به پیدا کیری، زہ وایم چې دا دقبائلی عوامو ترجمانی نه دے، دا خپلې نمبرې زیاتول دی۔

جناب سپیکر: جی، ایک منٹ میں اس طرح کرتا ہوں،، میڈم! ایک منٹ، محمود خان نے ایک ریکویسٹ کی ہے۔

محترمہ معراج ہمایون خان: جناب سپیکر! ہم لاء منسٹر کے جواب سے مطمئن نہیں ہیں، میں ایک بات کرنا چاہوں گی۔

جناب سپیکر: میں ایک طرح، میڈم آپ کیا کہنا چاہتی ہے؟ آپ شارٹ بتادیں، میڈم معراج ہمایون صاحبہ۔

محترمہ معراج ہمایون خان: میں شارٹ یہی کہنا چاہتی ہوں کہ لاء منسٹر صاحب نے تو جواب دے دیا لیکن اس جواب سے ہم مطمئن نہیں ہیں، اس پر باقاعدہ ہوم ڈیپارٹمنٹ، پولیس ہمیں باقاعدہ ایک تفصیلی رپورٹ دے کہ صوبے میں یہ کیوں ہو رہا ہے؟ آپ فائنا کو Merge کر رہے ہو لیکن اگر یہاں خواتین کا

تحفظ نہیں ہے تو فائما کی خواتین کا کیا تحفظ ہوگا؟ ہمیں پوری رپورٹ دی جائے کہ کیا ہو رہا ہے، کیوں ہو رہا ہے اور صوبہ کیا کر رہا ہے، حکومت کیا کر رہی ہے اس کو ختم کرنے کیلئے؟ یہ بہت ہی گھمبیر، بہت ہی گھمبیر سیچویشن ہے سر، چیئر مین صاحب۔

جناب سپیکر: جی اتیاز شاہ صاحب، میڈم! پلیز، پلیز۔

محترمہ معراج ہمایون خان: پولیس کو پابند کیا جائے کہ اس اسمبلی کو وہ پوری رپورٹ پیش کرے اور حکومت ہمیں بتائے کہ۔

جناب سپیکر: دیکھیں، میڈم! اس طرح، ایک منٹ، ایک منٹ، Legally یہ نہیں ہو سکتا، جب وہ انوسٹی گیشن۔۔۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خلی: جناب سپیکر، میں ایک وضاحت کروں۔

جناب سپیکر: جی جی انیسہ زیب، میڈم! انیسہ زیب پلیز، آپ بیٹھ جائیں، میڈم انیسہ زیب۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خلی: تھینک یو مسٹر سپیکر۔ جس طرح یہ گھناؤنی حرکت ہوئی ہے اور جس طرح

ہم سب کا Concern ہے، میں لاء منسٹر سے انتہائی مودبانہ طریقے سے بتاتی ہوں کہ ان کا یہ پوائنٹ ہے کہ یہ انوسٹی گیشن میں چلا گیا، ہماری Domain سے باہر ہے، This is wrong، یہ Subjudice

نہیں ہے، ہماری Domain سے وہ چیز باہر نہیں ہے، جو کسی عدالت کے Preview میں ہو، یہاں ہمارا جو

یہ ادارہ ہے ہم کسی بھی معاملے پہ ایک کمیشن مقرر کر سکتے ہیں اور جیسے میڈم معراج نے کہا اور نگہت اور کرنٹی

نے، آپ ایک رپورٹ منگوا سکتے ہیں پولیس سے اس کیس پر، یہ تو کوئی بڑی بات نہیں ہے It should

be a big deal، اگر یہ Suspect کیا جاتا ہے اور اگر وہ اس کو کہتے ہیں کہ چونکہ انوسٹی گیشن ہے

تو ہم Interfere نہیں کرتے، انوسٹی گیشن ٹیم نے تو Already اپنی فائنڈنگ دی ہیں۔ انکو دیکھنا چاہیے

یہ Subjudice نہیں ہے کہ ہماری یہ اسمبلی اور اس ہاؤس کے Purview سے باہر ہو۔

Mr Speaker: Law Minister, please Law Minister please,

وزیر قانون: جناب سپیکر، چونکہ محترمہ نے فرمایا کہ اس کیلئے کمیٹی تشکیل دی جائے تو اس حوالے سے میں

نے یہ پوائنٹ، لیگل پوائنٹ Raise کیا ہے کہ جب تک کیس Under investigation ہے تو اس

میں دوبارہ ایک دوسری کمیٹی بنانا یہ بالکل قانون کی خلاف ورزی ہے، باقی جہاں تک ان کی وہ ہے کہ وہ

رپورٹ طلب کریں تو بے شک وہ آپ دے دیں، رپورٹ طلب کر لیں ہوم سے اور ایس پی انوسٹی گیشن سے۔

جناب سپیکر: نہیں، ہاؤس کی کمیٹی میرے خیال میں نہیں ہو سکتی اور ہم اس سے جی جی عارف خان، عارف خان۔

جناب محمد عارف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): شکریہ سپیکر صاحب۔ میڈم نے جیسے کہا کہ اگر رپورٹ آپ بلانا چاہیں ہاؤس کی Satisfaction کیلئے کہ کیا ہوا یا اگر مزید کچھ کرنے کی ضرورت ہے، اچھی بات ہے آپ منگوائیں، کسی کے ساتھ بھی زیادتی ہوئی ہے تو بالکل آپ آئی جی صاحب سے، پولیس ڈیپارٹمنٹ سے منگوائیں تاکہ سب کی تسلی ہو جائے لیکن میں صرف ایک چیز کلیئر کرنا چاہتا ہوں Apart from this کہ یہ بالکل ہونا چاہیے۔ آج بھی آپ نے شاید اخبار میں دیکھا ہو کہ اس وقت پورے دس سال میں یہ Lowest rat ہے کرائم کا کہ پورے پچھلے دس سالوں میں اس وقت کرائمز اپنے Lowest level پہ ہیں، دہشت گردی Lowest level پر ہے، پولیس الحمد للہ اپنا کام کر رہی ہے لیکن اگر مزید بھی اس میں کوئی کرنے کی ضرورت ہو تو آپ بالکل ان سے منگوائیں۔ ایک اور بات جو میڈم نے ذکر کیا مشال خان کیس میں میرے خیال میں Out of Sixty two شاید Fifty-nine کے قریب، Fifty-nine کے قریب وہ گرفتار ہو چکے ہیں۔ اسی طرح جو یہ ڈی آئی خان کا کیس تھا، اس میں سے نو میں سے شاید آٹھ گرفتار ہو چکے ہیں، وہ بھی چوبیس گھنٹوں میں، ہائی کورٹ نے پولیس کی کارکردگی کو سراہا ہے کہ وہ ٹھیک طریقے سے کام کر رہی ہیں تو پولیس نے اپنا کام کیا ہے لیکن مزید بھی اگر آپ ان کیلئے رپورٹ منگوانا چاہیں، بالکل منگوائیں تاکہ ممبران کی بھی تسلی ہو جائے اور اگر مزید کچھ بہتری ہو سکتی ہے تو وہ بھی ہو جائے۔

جناب سپیکر: امتیاز شاہد صاحب، آپ خود اس میں انسٹرکشنز ایشو کریں اور ہاؤس کی Necessary information کیلئے وہ ڈیٹیل دے دیں۔ جی، صاحبزادہ ثناء اللہ، آئٹم نمبر 7، محمود جان، سوری، محمود جان، محمود جان کو پہلے لیتے ہیں، محمود جان صاحب، محمود جان صاحب۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

جناب محمود جان: تھینک یو جناب سپیکر۔ میں وزیر برائے محکمہ خوراک کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ گنے کی کرشنگ کا سیزن نومبر کے مہینے میں شروع ہوتا ہے لیکن تاحال کرشنگ شروع نہیں ہوئی جس سے گندم کی فصل بھی متاثر ہو رہی ہے۔ پہلے سال گنا چالیس کلو گرام کی قیمت 180 روپے جبکہ اس دفعہ مردان شوگر مل نے چالیس کلو گرام کی قیمت 165 روپے مقرر کی ہے جو کہ زمینداروں کے ساتھ ناانصافی ہو رہی ہے کیونکہ آئے روز تمام چیزوں کی قیمتوں میں اضافہ ہو رہا ہے، لہذا محکمہ خوراک ان مل مالکان کے خلاف تادیبی کارروائی کر کے شوگر مل پروپرائٹرز کو حکم دے کہ گنا کرشنگ جلد از جلد شروع کریں اور گنے کا ریٹ چالیس کلو گرام کا ریٹ دو سو روپے مقرر کریں۔

جناب سپیکر صاحب، دانن نہ خلور پنخہ کالہ مخکبئی جی ہم دا ملونو والا وو جی، ہغوی بہ تین سو روپی باندی دا گنے اخستوریٹ باندی جی، اوس ئے دا دے جی یو بلہ پرچہ ئے ایشو کپی دہ، زہ پخبلہ یو زمیندار یمہ جی او پہ ہغی کبئی خلقو نہ دا دستخطی اخلی چپی تا سو پہ 165 روپی باندی چالیس کلو گرام ورکوی کہ نہ ورکوی، پروسز کالہ جی پہ 180 اخستو اوس ئے دہغی نہ ہم کم کپرو، نو زمیندار بہ خہ کوی جی؟ زمیندار زمونہ دا مردان، چارسدہ، د پشاورتاؤن تو علاقہ دا تول زمیندار دی جی او دیکبئی گنے کیری جی، ہمیشہ گنا ملونہ با جی 15 نومبر باندی ستارٹ شو، دا دے تقریباً 15 دسمبر راجخت دے جی او 15 دسمبر تیر شو او دگنو کرشنگ نہ دے شوے، نو دا زماریکوسٹ دے، وزیر خوراک صاحب خونشتہ دے جی، چپی دپی باندی سخت ایکشن د دپی خلاف واخلی او دا کوم مل مالکان دی۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر، عاطف خان، عاطف خان پلیز۔

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): زہ خود خوراک والا نہ یمہ وزیر صاحب خو بہر حال، سیکرٹری صاحب راتہ اونیل، اس میں اس طرح ہے کہ جو انہوں نے مجھے ڈیٹیل بتائی ہے، یہ ریٹ پورے پاکستان میں یہی ریٹ ہے جو کہ Normally، یہ ان کی بات ٹھیک ہے کہ پچھلے دو سال سے یا تین سال سے یہی ریٹ ہے لیکن یہ پورے پاکستان کا ریٹ ہے 180 روپے، پنجاب کا بھی ہے، سندھ کا بھی ہے اور یہاں کا بھی ہے اور یہ ریٹ طے ہوتا ہے، ایک کمیٹی ہے جس میں ان کے نمائند

گان، Growers کے نمائندگان، شوگر ملز کے نمائندگان اور گورنمنٹ کا نمائندہ ہوتا ہے جن کی ٹوٹل مشاورت سے یہ ریٹ طے ہوتا ہے، تو اس میں یہ ریٹ طے ہوا ہے اور جو آج بھی آپ نے اخبار میں دیکھا ہوگا، شوگر مل مالکان کہتے ہیں کہ جی آپ ہمیں سبسڈی دیں، سبسڈی Basically جو پنجاب گورنمنٹ دیتی ہے یا سندھ گورنمنٹ دیتی ہے، وہ ایکسپورٹ کیلئے دیتے ہیں کہ دس روپے KG وہ ایکسپورٹ دیتے ہیں اور اس میں سی سی سی آئی کا فیصلہ بھی ہے کہ ان دس روپوں میں جو کہ ایکسپورٹ پہ سبسڈی دی جاتی ہے، اس میں پانچ روپے فیڈرل گورنمنٹ دیتی ہے اور پانچ روپے پراونشل گورنمنٹ دیتی ہے لیکن وہ Basically Export کیلئے ہوتے ہیں تو ہمارے صوبے میں تو ہماری Requirement آٹھ لاکھ ٹن کی ہے جبکہ یہاں پروڈکشن 5 لاکھ ٹن کی ہوتی ہے تو ہمیں تو ایکسپورٹ کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہے، ہمارا تو خود یہاں پہ جتنا Consumption ہے اس سے وہ زیادہ ہے، ہماری پروڈکشن اور بھی ہمیں چاہیے تو صوبے کے حالات بھی ایسے ہیں، ہم نہیں دے سکتے، تو وہ بہر حال پریشر ڈال رہے ہیں کہ جی آپ لوگ دے دیں اس پہ ہمیں سبسڈی لیکن حکومت نے ان کو کہا ہے کہ جی ہم سبسڈی نہیں دے سکتے اور جہاں تک اس ریٹ کا سوال ہے، یہ تینوں صوبوں میں اس وقت یہی ریٹ ہے اور جو انہوں نے 165 کا بتایا ہے، یہ تو بالکل اس پہ تو انوسٹی گیشن ہونی چاہیے، یہ میں ان کو کہہ دوں گا، انوسٹی گیشن کر لیں گے لیکن 180 روپے ریٹ طے ہوا ہے جو کہ اس کا طریقہ کار ہے اس کے مطابق اور پورے پاکستان میں یہی ریٹ ہے۔

جناب سپیکر: شکر یہ جی، توجہ دلاؤ نوٹس 1307۔ اس کے بعد میں بس آپ کو دیتا ہوں جی۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

Mr. Speaker: Okay, ji Sardar Hussain Babak Sahib...

جناب سردار حسین: شکر یہ سپیکر صاحب، چونکہ Minister concerned جو ہیں وہ بھی یہاں پہ موجود نہیں ہیں اور میرے خیال میں یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اور یہ ہم سب کا مسئلہ ہے، صوبے کا مسئلہ ہے سپیکر صاحب! بد قسمتی سے جہاں مرکزی حکومت کی طرف سے ہمارے ساتھ اور بھی بہت سی زیادتیاں ہو رہی ہیں، دیکھا جائے تو گنا اور یہ ٹوبیکو، تمباکو یہ ہمارے صوبے کی پیداوار ہے اور یہی حالت میرے خیال میں ہر سال رہتی ہے کہ جو ہمارے Growers ہیں، وہ ڈیمانڈ کرتے ہیں اور جو ممبر صاحب نے ذکر کیا نومبر کا کہ جو کرٹنگ سیزن ہے وہ نومبر سے شروع ہو جاتا ہے اور شکر الحمد للہ کہ پشاور میں، چارسدہ میں،

صوابی میں، مردان میں، ملاکنڈ ڈویژن کے اضلاع میں، اسی طرح ہمارے جنوبی اضلاع میں، ہزارہ ڈویژن میں بھی اکثر علاقوں میں گنے کی جو پیداوار ہے بہت زیادہ بہت زیادہ ہے لیکن اگر دیکھا جائے تو ہم ایک زمانے میں یہ جو گڑگانیاں ہوتی تھیں، اس کے تو بہت سارے فوائد بھی تھے اور وہ گڑ جو تھا سپیکر صاحب، وہ ایک سپورٹ ہوتا تھا۔ اب بد قسمتی سے وہ گڑگانیاں بھی بڑی حد تک Discourage ہو گئی ہیں، ان کی تعداد میں بہت حد تک کمی آگئی ہے اور اسی طرح کپاس، سوری ٹوبیکو کی بھی بات ہے۔ اب پنجاب جو ہمارا صوبہ ہے، جو ہمارا بڑا بھائی ہے، کپاس وہاں کی پیداوار ہے، انٹرنیشنل مارکیٹ میں بین الاقوامی مارکیٹ میں اس کا جانا اور Competitive rates پہ ان کی بولیاں لگنا یہ پھر معمول کی بات رہتی ہے لیکن یہ زیادتی ہمارے ساتھ ہو رہی ہے، تو لہذا میں ریکویسٹ کروں گا کیونکہ آج منسٹر کنسرنڈ یہاں پہ موجود نہیں ہیں، اس پہ بیٹھنے کی ضرورت ہے تاکہ جو چیزیں ہماری پیداوار ہے وہ ہمارے اختیار میں نہیں ہیں لیکن جو چیزیں جو ہماری پیداوار ہیں وہ ہمارے اختیار میں دی ہیں لیکن بڑی سطح پہ ان کیلئے یہ تنگ گلی میں ان کو دھکیلا جا رہا ہے، تو میرے خیال میں اس پر بیٹھنے کی ضرورت ہے تاکہ اس کیلئے راہ ہموار کی جائے اور ہو سکے تو ان گڑگانوں کو اگر ہم Encourage کر لیں بینک کے ذریعے ان کو Loan دے دیں، ان زمینداروں کو ان کسانوں کو اگر ہم Encourage کر لیں، اگر گنے کے ریٹ ہم وہ نہیں دے سکتے اور نہ ہم چینی کو ایک سپورٹ کر سکتے ہیں تو میرے خیال میں اس چیز پہ بیٹھنا چاہیے اور اس پہ بات کرنی چاہیے تاکہ جو ہمارے صوبے کے کسان ہیں، جو ہمارے صوبے کے زمیندار ہیں اور یہ ہماری آمدن کا بہت بڑا ذریعہ ہے، تو میں ریکویسٹ کروں گا، اگلے دنوں میں ممکن ہو سکے تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی عارف خان! اس پہ کمنٹس کریں کیونکہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے اور میرے خیال میں اس ایشو کو بالکل سیر لیس، جی جی نلوٹا صاحب اس پہ بات کرتے ہیں، آپ یہ ایشو ہے؟
سردار اورنگزیب خان نلوٹا: جناب سپیکر صاحب! میں صرف ایک منٹ۔
جناب سپیکر: اوکے، اوکے، اس ایشو۔

جناب اورنگزیب خان نلوٹا: میں صرف ایک منٹ بات کروں گا، انہوں نے جس طرح کہا ہے کہ مرکزی حکومت جس طرح ہمارے ساتھ اور زیادتیاں کر رہی ہے تو ابھی عارف خان صاحب خود فرما رہے تھے کہ

180 روپے ریٹ خیبر پختونخوا، 180 کا پنجاب میں ہے 180 کا سندھ میں بلوچستان میں ہے تو پھر ہمارے صوبے سے کیا زیادتی ہوئی ہے؟ بس میں یہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی عاطف خان۔

جناب سردار حسین: میں جواب دے دوں؟ (تمہیں)

جناب سپیکر: عاطف خان، پلیز۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: اس میں بالکل آپ اگر چاہیں تو ایک کمیٹی بنالیں، ممبر صاحب کی بالکل معقول تجویز ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اس میں بالکل ایک۔۔۔۔

وزیر تعلیم: کہ اگر لوکل جو انڈسٹری ہے گڑ کی، اگر اس کو Promote کیلئے چاہے بینک سے Loan ہو یا جس طریقے سے بھی اگر ان کو Promote جاسکتا ہے تو اچھی بات ہے۔

محترمہ نگہت اور کرنی: جناب سپیکر!۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ نگہت اور کرنی: اس کو سٹیڈنگ کمیٹی میں شامل کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اسٹیڈنگ کمیٹی، اچھا یہ ہم سٹیڈنگ کمیٹی کو بھیج دیں گے۔

وزیر تعلیم: اور یہ ریٹ کا معاملہ جو ہے سپیکر صاحب! یہ ریٹ کا معاملہ جو ہے، یہ بھی اگر جو کہہ رہے ہیں کہ 165 پہ لے رہے ہیں 165 کے بجائے تو اس کو بھیج دیں، یہ بھی اس میں بھیج دیں۔

جناب سپیکر: میں اس طرح کرتا ہوں کہ سٹیڈنگ کمیٹی کو بھیجتا ہوں، اس کو پورا Investigate کر لیا

جائے گا اور اس کی مینٹنگ بھی ایک ہفتے کے اندر اندر ہونی چاہیے تاکہ فوری ریلیف ان کو ملے۔ (سیکرٹری

اسمبلی کو مخاطب کرتے ہوئے) سیکرٹری صاحب، ایک ہفتے کے اندر اندر اس کی مینٹنگ، میں ریفر کرتا ہوں

Is it the desire of the House that the Put کو ہاؤس کو Put کرتا ہوں جی۔

call attention notice moved by the honorable Member be referred to

Committee concerned?. Those who are in favour of it may say

‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.
(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The call attention is referred to Committee concerned.

محترمہ نگہت اور کزئی: جناب سپیکر، چاہیے کہ اس کو پورا صحیح طریقے سے Investigate ہو۔

جناب سپیکر: وہ ضرور ہوگا، سٹینڈنگ کمیٹی میں تو ضرور ہوگا تو، اچھا، صاحبزادہ ثناء اللہ!

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکریہ جناب سپیکر۔ زہ خو مخکبئی چونکہ موقع ملاؤ نشوہ نو مبارکباد ورکوم محکمہ تعلیم تہ چپی دوئی د ریگولرائزیشن د پارہ کومہ وعدہ کپڑی وہ او بل ئے راورے وو، ہغی بانڈی حکہ چپی استاذان زمونبرہ بنیادی سرمایہ دہ، او ہغوئی تہ اطمینان ملاؤ شو نو زہ د خپل طرف نہ ہغوئی تہ مبارکباد ورکوماو دا یو خبرہ اضافی کوم جناب سپیکر صاحب! لہے ورخے پاتے دی نو زما دا خیال دے چپی کوم کال اتینشنز دی یا کومہ دغہ ستینڈنگ کمیٹی تہ کومہ لیبری شوی دی نو کہ تاسو ہدایات جاری کپڑی ہغوئی تہ چپی د خپل کوم پینڈنگ کیسونہ دی، خومرہ چپی دی چپی ہغہ پہ ہر کہ سوال و جوابات دی کہ کال اتینشن دی او کہ تحریک التواگانے دی نو چہ پہ ہغی بانڈی زر ترزہ فیصلہ اوشی او دغہ Decide شی نو ډیرہ بنہ خہ وی۔ دا یو کال اتینشن جناب سپیکر صاحب! یہ کال اٹینشن 1307۔

جناب سپیکر: ہن، جی!

صاحبزادہ ثناء اللہ: "میں وزیر برائے محکمہ عاملہ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ صوبائی اسمبلی صوبہ خیبر پختونخوا میں سٹینڈنگ کمیٹی محکمہ عاملہ کی رپورٹ کو مورخہ 23 مئی 2017 کو متفقہ طور پر منظور کرتے ہوئے محکمہ عاملہ اور محکمہ خزانہ کو ضروری کارروائی اور Implementation کیلئے بھجوا دی گئی ہے لیکن ابھی تک اس سٹینڈنگ کمیٹی کی رپورٹ اور فیصلے کو عملی شکل نہیں دی گئی۔"

" جناب سپیکر صاحب! دا ستینڈنگ کمیٹی 25 نمبر چپی راجہ فیصل زمان صاحب ہغہ چیئر کوی، دا د ستینو گرافر کوم تہ چپی مورخہ عام پی اے وغیرہ وایو چپی د ہغوی د سکیل مسئلہ وہ او د ہغی د اپ گریڈ کولو د پارہ ہغی یو متفقہ فیصلہ کپڑی وہ او بیا کلہ چہ ہغی رپورٹ راورو دپی اسمبلی کبئی ئے

پیش کرو نو متفقہ طور ہغہ بیا ہم اولیبرلے شو خولا تر حال تر اوسہ پورے ہغہ پینڈنگ پروت دے او دا چونکہ وخت پہ آخرہ دے نو خنگہ چہ دا تاسو ریگولر کوئی، زما خودا درخواست دے چہ بنہ کارونہ او کروی نو تاریخ بہ مویاد ساتی او اللہ پہ نسبت بہ ہم مطلب دا دے چہ د دے حکومت ہغی جزا ہغی تہ ملاویری، نو زما خیال دے چہ پہ دہ کار خیر کبھی چہ خومرہ جناب سپیکر صاحب۔۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! میرا خیال ہے لاء منسٹر اس پہ Respond کریں گے تاکہ لاء منسٹر صاحب پلیز!

صاحبزادہ ثناء اللہ: زہ یو خبرہ کوم۔

Mr. Speaker: Ji ji, quick, please.

صاحبزادہ ثناء اللہ: سپیکر صاحب، بیا امتیاز شاہد صاحب بہ جواب او کوی۔ نو زما دا خیال دے چہ خومرہ کنٹریکٹ دی او کہ دیلی ویجز دی، خومرہ خلق دے نو دا د دے وطن د پارہ چہ دا ہول ریگولر شی نو بخہ بہ وی۔ لکہ خنگہ چہ نن دا خلق خوشحالہ دے، پہ دہ گیلرو کبھی ناست دے، دعا گانی بہ درتہ کوی، د دوئی اولاد دعا گانی کوی، نو زما دا خیال دے چہ سپیکر صاحب! دغہ شان دا ہول خلق ریگولر شی، مہربانی شکر بہ۔

Mr. Speaker: Law Minister, please, Law Minister, please..

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): مسٹر سپیکر سر! میں صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب کا مشکور ہوں انہوں نے ایک اہم ایٹو پہ یہ توجہ دلاؤ نوٹس لے کر آئے ہیں۔ میں ان کو ان شاء اللہ ایڈوانس میں یہ مبارک باد بھی پیش کرتا ہوں کہ خیبر پختونخوا کے اسٹیبلشمنٹ ڈیپارٹمنٹ نے Immediate/ necessary action کیلئے یہ فنانس میں بھیج دیا ہے تو ان شاء اللہ امید ہے کہ جلد یہ مسئلہ حل ہو جائے گا، ان کو میری ریکویسٹ ہے کہ ذرا خود فنانس ڈیپارٹمنٹ میں اس کو تھوڑا Pursue کریں تو ان شاء اللہ یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

Mr Speaker: Item No 8 Minister for Law, please.

(شور)

جناب سپیکر: ایک منٹ میں یہ کرتا ہوں پھر اس کے بعد۔ لاء منسٹر پلیز۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا پبلک سروس کمیشن مجریہ 2017 کا پیش کیا جانا

Mr. Imtiaz Shahid (Minister for Law): Mr. Speaker Sir! I, On behalf of the Honourable Chief Minister, Introduce the Khyber Pakhtunkhwa Public Service Commission (Amendment) Bill, 2017, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced. Item No. 9, Law Minister please!

مسودہ قانون پر اونٹن بلڈنگز مینجمنٹ کنٹرول اینڈ الاٹمنٹ مجریہ 2017 کا پیش کیا جانا

Minister for Law. Mr. Speaker Sir, I, on behalf of the Honourable Chief Minister introduce the Khyber Pakhtunkhwa Provincial Building Management Control and Allotment Bill, 2017, in the House.

Mr. Speaker: It stands introduced.

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: پوائنٹ آف آرڈر، جناب سپیکر!

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں اس کے بعد میڈم! آپ بات کر لیں۔ جناب سمیع اللہ علیزئی 15 دسمبر، جناب فخر اعظم وزیر 15 دسمبر تا 25 دسمبر، حاجی قلندر خان لودھی 15 دسمبر، ملک قاسم خان ایڈوائزر، اکرام اللہ گنڈاپور، سردار ظہور، الحاج صالح محمد خان، ملک شاد محمد خان، اعظم درانی، میڈم یا سمین پیر محمد، سردار فرید احمد، اعزاز الملک۔ منظور ہیں جی؟

(تحریک منظور کی گئی)

جناب سپیکر: جی میڈم پلیز! جی میڈم انیسہ زیب! میڈم انیسہ زیب پلیز! میڈم انیسہ زیب! محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: تحنیک یو۔ شکریہ مسٹر سپیکر۔ میں بھی یہ اس سے پہلے کہ اپنے پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کروں، آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ آپ نے موقع دیا۔ مسٹر فار ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن کو مبارک باد پیش کرنا چاہتی ہوں آج کہ جو انہوں نے ایک تاریخی بل پیش کیا ہے، میں سمجھتی ہوں کہ یہ بہت بڑے اور صحیح Deserving لوگ آئے ہیں، ان کی بڑی تعداد ہے، ان کو اس آج خوشی کی نوید ہے، آپ کی پارٹی کیلئے تو ویسے بھی آج خوشخبری ہے تو آپ آج ڈبل خوش ہوں گے اس لئے لیکن۔۔۔ سردار اور نگرینب نلوٹھا: آدھی خوشخبری۔۔۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیل: آدھی خوشخبری ہے لیکن چلیں جو Main خوشخبری ہے، وہ ان کیلئے، تو یہ اس خوشی میں آپ نے بہت سے لوگوں کو اور تمام پارٹیوں کو بھی شریک کیا So I am grateful آپ کا، جناب سپیکر! مجھے اندازہ ہے کہ میں ایٹو باقاعدہ ایڈ جرنمنٹ موشن کے طور پر یا کال انٹیشن لاتی لیکن مجھے یہ کوئی سن گن ملی ہے کہ آج اجلاس کوئی لمبے عرصے کیلئے ایڈ جرن ہو رہا ہے، تو میں اس کو پوائنٹ آف آرڈر پر اٹھانا چاہتی ہوں۔ منسٹر صاحب سے ریکویسٹ ہے منسٹر لاء سے کہ وہ اس کو سنیں اور اس کا کوئی تدارک کریں، ان سے درخواست ہے۔ جو ہمارا یہاں پہ بی آر ٹی کا پراجیکٹ ہے، وہ شروع ہے اور اس میں پشاور میں کافی زیادہ اکھاڑ پچھاڑ ہو رہی ہے، لوگوں کو مسائل ہیں لیکن اس میں جو سب سے بڑا ہمارے لئے، میری قومی وطن پارٹی کیلئے کہ ایک بڑا تاریخی Monument تھا، یادگار حیات کے نام پر، جسے بالکل یونیورسٹی روڈ جہاں سے شروع ہوتا ہے اس کو بالکل ختم کر دیا گیا ہے، حکومت کی طرف سے ابھی تک ایسے نہ کوئی اشارہ آیا ہے یہ بات آئی کہ اس کو وہ کہاں شفٹ کر رہے ہیں اور وہ یادگار جو ہے، خود میں کل اخبار میں پڑھ رہی تھی کہ حکومت اس معاملے میں کافی سنجیدہ ہے کہ جو یادگاری نام کے ساتھ، جو ایسے ہی وہ ہیں، ان کو وہ Preserve کرنا چاہتی ہے اور وہ اس لحاظ سے چاہتی ہے کہ وہ نام نہ ہٹیں اور وہ موجود رہیں۔ تو یادگار حیات بڑا ایک، آپ کو پتہ ہے شہید حیات محمد خان شیر پاؤ کے نام پر ان کی یاد میں بنایا گیا تھا اور وہ اس لحاظ سے بڑی اہمیت کی حامل جگہ ہے، تو وہ اب بی آر ٹی کے پراجیکٹ میں اس کو ہٹا دیا گیا ہے اور وہ ابھی تک نہیں پتہ چلا۔ دوسرا میں حکومتی جو ارکان ہیں آج تعداد تو کم ہے لیکن میں ان کی توجہ مبذول کرنا چاہتی ہوں، باہر یہاں کے لوکل آئے ہوئے ہیں، Protesters جن میں بچے بھی شامل ہیں، کفن پوش وہ جلوس ہے، گیٹ کے باہر اپنا Protest کر رہے ہیں اور یہ بینظیر وومین یونیورسٹی میں جو کلاس فور کی اپوائنٹمنٹ ہیں، اس کے Against ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن کی زمینیں لے کے یہ یونیورسٹی بنائی گئی تھی، ان سب کو ایشورنس دی گئی تھی کہ آپ کو ہم Settle کریں گے، اب ان کے کہنے کے مطابق Even صوبے کے باہر سے لوگوں کو لا کے یہاں ایڈ جسٹ کیا جا رہا ہے لیکن ان میں سے کوئی ایک بندہ بھی ان کے علاقے، جن سے زمینیں لی گئی ہیں، وہ نہیں ہے۔ تو وہ پہلے بہت عرصے تک اٹھاتے رہے لیکن ہائر ایجوکیشن منسٹر نہیں ہیں لیکن چونکہ یہ دونوں بڑی Important چیزیں ہیں۔۔۔

Mr Speaker: Law Minister, please, Law Minister, please.

سردار اور نگزیب نلوٹھا: سر ایک بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: وہ آپ کیا جی، Quick please، اور نگزیب نلوٹھا صاحب!

سردار اور نگزیب نلوٹھا: شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ جس طرح آج منسٹر ایلیمینٹری اینڈ سیکنڈری ایک اچھا بل انہوں نے پیش کیا ہے اور پوری اپوزیشن نے اس کی حمایت کی ہے، ویسے بھی الحمد للہ اس حکومت کو بہت شریف اپوزیشن ملی ہے اور شریف اپوزیشن لیڈر بھی ملا ہے، تو حکومت کے ساتھ ہم ہر طرح کا تعاون بھی کر رہے ہیں، سپیکر صاحب! ایک بات جو اس دن سے میرے ذہن میں کھٹک رہی تھی تو میں نے کہا میں وہ کر دوں تاکہ میرا اپنا جو View ہے وہ سامنے آجائے۔ آپ ہمارے ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں اور آپ کی کرسی ہمارے لئے بہت ہی قابل احترام ہے اور قابل عزت ہے۔ جب آپ کو ادھر سے کوئی منسٹر Dictate کرتا ہے تو ہمیں بہت دکھ ہوتا ہے، تو میں نے کہا کہ میں یہ بات ذرا اجاگر کر دوں، کہیں ایسا نہ ہو کہ سپیکر آزاد کراؤ کی تحریک ہمیں چلانا پڑے، تو آپ ذرا اپنے اختیارات کا استعمال کریں۔

جناب سپیکر: مجھے بتائیں، یہ سارے بیٹھیں ہیں، مجھے کون Dictate کر سکتا ہے وہاں سے، میں ان کا کوئی جو نیئر نہیں ہوں، آپ نے جو بھی کرنا ہے کریں، مجھے کوئی Dictate نہیں کر سکتا۔

(تالیاں)

سردار اور نگزیب نلوٹھا: سر، وہ ہم دیکھ رہے ہیں، سپیکر صاحب! یہ بات میں ویسے نہ کرتا سپیکر صاحب! اس دن آپ نے ایک منسٹر کے کہنے پہ سارا ایجنڈا موخر کر دیا۔

جناب سپیکر: آپ نے جو کرنا ہے کریں، ہم میرٹ کے اوپر کریں گے نہیں، میں میرٹ کے اوپر کروں گا، سب کو Equal right دوں گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

سردار اور نگزیب نلوٹھا: سر جی، آپ نے فرمان صاحب کے کہنے پہ کیا تھا۔

جناب سپیکر: نہیں، وہ اصل میں نہیں، اس کے ساتھ ایسے زیادتی بھی ہوئی نا، آپ لوگوں نے بھی اپنی تقریریں سنائیں، اس کی تقریر نہیں سنی، آپ کو تو سننی چاہیے تھی، آپ کو بھی تھوڑا دل بڑا کرنا چاہیے نا، آپ بھی تھوڑا۔

سردار اور نگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر، پہلی دفعہ اس حکومت کی طرف سے اپوزیشن واک آؤٹ کرتی ہے اپوزیشن ناراض ہو جاتی ہے، اپوزیشن کا کوئی ممبر ناراض ہو جاتا ہے تو حکومت اس کو منانے کیلئے جاتی ہے لیکن سپیکر صاحب! آپ کی موجودگی میں ہم نے واک آؤٹ کیا، پوری اپوزیشن نے تو کوئی ایک سنگل پرسن آپ نے نہیں بھیجا، کوئی منسٹر ہماری طرف، دیکھیں سر!

جناب سپیکر: وہ میں جب چیئر پہ نہیں ہوں گا تو پھر آپ کے ساتھ بات کروں گا، لاء منسٹر پلیز! یہ Approval پلیز آپ اس کے اوپر۔

جناب امتیاز شاہد (وزیر قانون): مسٹر سپیکر سر! سب سے پہلے تو میں یہ یادگار حیات کی جو میڈم نے بات کی ہے، اس پہ شک نہیں کہ یہ ایک بہت ہی سنجیدہ ایشو ہے اور ان شاء اللہ ہماری حکومت بھی اس پہ سنجیدگی سے غور کر رہی ہے اور میں ان کو تسلی دیتا ہوں کہ ان شاء اللہ یہ ضرور کہیں اس سے بھی بہتر دوسری جگہ پہ ہم اس کو شفٹ کریں گے، ان شاء اللہ اس کے اوپر بات کریں گے۔ اس کے علاوہ مینظیر وومین یونیورسٹی کی جو بات ہوئی ہے، کلاس فور کی Employment کے حوالے سے تو ان کے کنسرنڈ منسٹر صاحب بھی موجود نہیں ہیں، تاہم پھر بھی میں اگر ان کا زیادہ وہ Stress کرتے ہیں تو بے شک ایک کمیٹی بنائی جائے اس پہ تاکہ پتہ چل جائے کہ اس پہ کیا Irregularity یا کیا وہ کسی کی اگر حق تلفی ہوئی ہے تو ہماری حکومت تو اس کی اکثر مخالفت کرتی ہے۔

جناب سپیکر: آپ اپنی طرف سے منسٹرز کو کہہ دیں۔ The sitting is adjourned till 03:00 pm afternoon, 15th January, 2018.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 15 جنوری 2018ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)